49002 ـ اعتكاف كے ليے كم از كم مدت

سوال

اعتكاف كى كم از كم مقدت كتنى ہے ؟
كيا ممكن ہے كہ ميں تھوڑا وقت اعتكاف كر لوں، يا كہ كچھ ايام كا اعتكاف كرنا ضرورى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اعتكاف كى كم از كم مدت ميں علماء كرام كا اختلاف ہے:

جمہور علماء كرام كہتے ہيں ايك لحظہ كا بھى اعتكاف ہو سكتا ہے، امام احمد، امام شافعى اور امام ابو حنيفہ رحمہم اللہ كا مسلك يہى ہے.

ديكھيں: الدر المختار (1 / 445) المجموع (6 / 489) الانصاف (7 / 566).

امام نووى رحمہ اللہ تعالى" المجموع " ميں كہتے ہيں:

اور اعتكاف كى كم از كم مدت ميں جمہور علماء كرام نے جو صحيح بيان كيا ہے، كہ اس ميں مسجد ميں ٹھرنے كى شرط لگائى ہے، اس ميں كثير اور قليل حتى كہ ايك گھنٹہ اور لحظہ بھى ہے. اھـ اختصار كے ساتھ

ديكھيں: المجموع للنووى (6 / 514).

اور انہوں نے كئى ايك دلائل سے استدلال كيا ہے:

1 ـ لغت ميں اعتكاف ٹھرنے كو كہتے ہيں، اور يہ كم اور زيادہ مدت پر صادق آتا ہے، اور شريعت ميں كوئى دليل نہيں ملتى جو اس مدت كو محدود اور معين كرتى ہو.

ابن حزم رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" عربى لغت ميں اعتكاف ٹھرنے كو كہتے ہيں، تو مسجد ميں اللہ تعالى كے قريب كى نيت سے ٹھرنا اعتكاف كہلاتا

ہے.... چاہے مدت کم ہو یا زیادہ، کیونکہ قرآن و سنت نے کوئی تعداد اور وقت مقرر نہیں کیا" اھـ

دیکھیں: المحلی ابن حزم (5 / 179).

2 ۔ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالی نے یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہ:

" میں ایك گھڑی مسجد میں رہونگا، اور اعتکاف کے لیے ہی ٹھرونگا اس سے ابن حزم رحمہ اللہ تعالی نے ابن حزم میں دلیل پکڑی ہے.

دیکھیں: ابن حزم (5 / 179) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے اس روایت کو فتح الباری میں ذکر کرنے کے بعد اس پر سکوت اختیار کیا ہے.

اور گھڑی وقت کا ایك حصہ ہے، آج اصطلاح میں جو ساٹھ منٹ کا گھنٹہ ہے وہ مراد نہیں.

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اعتکاف کی کم از کم مدت ایك دن ہے، یہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی سے ایك روایت اور بعض مالکیہ کا قول ہے.

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اعتکاف مسجد میں اللہ تعالی کی اطاعت کے لیے ٹھرنے کو کہتے ہیں چاہے تھوڑی یا زیادہ دیر کے لیے ٹھرا جائے، کیونکہ میرے علم کے مطابق اس کی تحدید میں کوئی دلیل وارد نہیں، نہ تو ایك دن اور نہ ہی دو دن یا اس سے زیادہ، اور یہ اعتکاف ایك مشروع عبادت ہے، لیکن اگر کوئی شخص نذر مانے تو یہ واجب ہو جاتا ہے، اور یہ مرد اورعورت میں برابر ہے. اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن باز (15 / 441).

واللہ اعلم .